

سے سینہ آتش کدہ بن گیا ہے، یعنی اس میں سراسر آگ دھک رہی ہے۔ اگر یہ راز ظاہر ہو جائے تو خدا جانے کہاں کہاں آگ لگے اور کیا قیامت برپا ہو! ۱۱۔ شرح: اے غالب! میرے شعروں میں جو بھی لفظ آتا ہے، اسے معنی کے خزانے کا ایک طلسم سمجھنا چاہیے۔ یعنی لفظ لفظ میں معنی کے خزانے طلسم کے ذریعے سے بھر دیے گئے ہیں۔ جب تک کوئی شخص وہ طلسم توڑ کر اصل خزانے تک نہ پہنچے، میرے اشعار کی حقیقت اس پر واضح نہیں ہو سکتی۔

مولانا طباطبائی فرماتے ہیں:

”گنجینہ اس سبب سے ہے کہ معانی کثیر اس میں ہیں اور طلسم اس سبب سے ہے کہ پہلو بھی اس میں کئی نکلتے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ طلسم مشکل سے کھلتا ہے اور حیرت انگیز ہوتا ہے۔ اسی طرح کلام میرا مشکل سے حل ہوتا ہے اور معانی سے اس کے حیرت پیدا ہوتی ہے۔ غرض لفظ کی تشبیہ طلسم سے نہایت بدیع ہے۔“

۱۔ شرح:

خواجہ حالی فرماتے ہیں:

”دوسرے مصرع

میں دعویٰ متضمن دلیل

ہے۔ معشوق کو

میرا خورشید جمال اس

بیجے کہتا کہ اس کو

ماہ کامل پر تزیین دینے

کی وجہ پیدا ہو جائے۔“

حسنِ مہ گر چہ بہ ہنگامِ کمال اچھا ہے

اس سے میرا مہِ خورشیدِ جمال اچھا ہے

لوہہ دیتے نہیں اور دل پہ ہے ہر لحظہ نگاہ

جی میں کہتے ہیں کہ مفت آئے تو مال اچھا ہے

اور بازار سے لے آئے اگر ٹوٹ گیا

ساغرِ جم سے مراجعِامِ سفال اچھا ہے